نمبر ایل ۲۸۸

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ بروز جمعرات | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۷) — نمبر (۲)

مورخہ ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام - مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۰۸ء

کس چہ گویم با تو آن چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ — اسسٹنٹ ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب | در این شہر امین رغم دار الامان بینی

قادیان میں ہے — فی پرچہ ۱ — گورنمنٹ ریاست — قیمت ازہر پادری و ملبارد غیر مذاہب — افریقہ مصر

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالے کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالے کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے موہنہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا - ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تاوقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرتش احدیث است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالی جناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شدہ با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست ۳۰ للعہ
عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق دنیوی اخبار للعہ مابعد ... صہ
عام قیمت پیشگی بغیر اوراق دنیوی اخبار ے
فی پرچہ ... ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لی جاویگی جو اخبار بروقت نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا - رسید زر اخبار میں دی جاویگی علیحدہ رسید روانہ نہ ہوگی - لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں انکو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے - تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے - تمام ترسیل زر بنام میاں معراج دین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہو -

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب بیعت دہراتا جاتا ہے - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ - ۲ بار
آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ - ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین -
اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں -

بنگر اے قوم نشانہا خداوند قدیر

حدیث کا یہ مضمون اکثر مسلمانوں کو معلوم ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دم سے اس کے مخالف اس کے سامنے ہلاک ہوتے جائینگے جب سے حضرت مرزا صاحب مامور ہوئے ہم نے دیکھا تو یہی دیکھا کہ جس نے مخالفت کے لئے سر اُٹھایا اسی نے نیچا دیکھا اور جو مقابل میں آیا اُسی نے شکست پائی اور جس نے آپ کا ہلاک ہونا چاہا وہ خود ہی ہلاک ہوا تعجب ہے کہ باوجود اس قدر تجبر شکن مشاہدوں کے بعض لوگ ابھی تک ناحق بے جا مخالفت پر کمربستہ ہیں اور ہر طرح شوخی و شرارت سے پیش آنا یہاں تک اخلاقی حدود سے بھی گذر جانا موجب ثواب سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو ہدایت کرے اور دوسرون کے حال سے عبرت پکڑنے کی توفیق دے۔

چکوڑی ضلع گجرات میں ایک سجادہ نشین تھے۔ آپ پہلے تو جیسا کہ عام صوفیون کا مذہب ہے ؎

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام

با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

اس سلسلہ عالیہ کی مخالفت میں کچھ نہ کہتے تھے مگر تقریباً ایک سال گذرتا ہے کسی صاحب کی تحریک سے آپ مخالفت کرنے لگے بلکہ ایک فتوے ابھی لکھدیا۔ کہ ان لوگون (احمدیوں) کے پیچھے نماز جائز نہیں اور کچھ خلاف شرع الزامات بھی لگائے۔ کہ یہ لوگ ان باتون کے قائل ہیں۔ اس بارے میں ایک کھلی چٹھی ان کی خدمت میں بذریعہ الحکم لکھی گئی کہ آپ ان باتون کو ہماری کتابون سے نکالدیوین بلکہ کتابیں دیکر ایک خاص آدمی بھی بھیجدیا۔ مگر آپ نے مطلق توجہ نہ کی اور اپنی بات پر اڑے رہے اس کے بعد ہم سراج الاخبار جہلم میں پڑھتے ہیں۔ پہلے بالکل تندرست تھے کہ ۱۸ دسمبر کو نماز عصر ادا کی اور اس کے بعد شام کی وقت ابھی اذان کا وقت نہ ہوا تھا کہ فوت ہوگئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی موت فجاءۃً واقعہ ہوئی۔ پھر یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کا کوئی بیٹا یادگار نہ رہا۔ اب ان واقعات موت کو مدنظر رکھکر ہم پہلے تو انجام آتھم کو پڑھتے ہیں جس میں اس گدی نشین کا نام بھی ان علماء و فقراء کی فہرست میں درج ہے جن کو مباہلہ کیلئے مدعو کیا گیا تھا پھر اسی کتاب میں یہ عبارت بھی درج پاتے ہیں کہ

"گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہونچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنیوالوں کی مجلسون سے الگ ہو۔ اے مومنو! برائے خدا تم سب کہو آمین۔

پھر اشتہار تبصرہ میں (جسکی نسبت ارشاد ہے۔ کہ یادداشت کے لئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظرگاہ میں چسپان کریں) یہ لکھا ہوا پڑھتے ہیں "سو خدا کا وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کریگا جیسا کہ آنحضرت صلعم سے کیا ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنون کا آج موہنہ دیکھتے ہو پھر نہیں دیکھوگے وہ جڑ سے کاٹے جاوینگے اور ان کا نام و نشان نہیں رہیگا"

پھر یہ

"تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے اس چکی میں جو پڑیگا وہ آخر کو پیسا جاویگا۔ یعنی تجھ سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنے والے سلامت نہ رہینگے۔

تو واللہ ایک لذیذ ایمان حاصل ہوتا ہے۔

ربّنا اٰمنّا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاھدین۔

ضرورت

دفتر اخبار بدر کے لئے ایک خوشنویس و محنتی کاتب کی ضرورت ہے۔ جس کا عربی خط بھی عمدہ ہو۔ درخواستیں معہ نمونہ خط و نقول سندات بہت جلد بنام ایڈیٹر آنی چاہئیں۔

نہایت ضروری۔ قابل توجہ احباب

جو صاحب دفتر بدر سے اخبار کے متعلق خط و کتابت کریں وہ ضرور اپنی خریداری کا نمبر لکھیں جو چٹ پر لکھا ہوتا ہے مگر اس سے مراد رجسٹر ڈ ایل نمبر ۲۸۸ نہیں۔

جو صاحب خط کا جواب چاہئیں۔ وہ جوابی کارڈ بھیجیں ورنہ شکایت معاف۔ اخبار کی مالی حالت اس خرچ کو برداشت نہیں کرسکتی۔

---

۲ جنوری کا پرچہ نہیں چھپا

بعض احباب نے شکایت کی ہے کہ ۲ جنوری کا پرچہ نہیں ملا انکی خدمت میں عرض ہے کہ ۲ جنوری کا پرچہ بوجہ مصروفیت جلسہ حسب معمول نہیں چھپا۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یک ماہ	یکبار
	۵۰ بار	۲۴ بار	۱۲ بار	۸ بار	۴ بار	
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۲	۸	۵	۳
¼ "	۲۷	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲؍

یہ اجرت جو ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کرکے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں اس سے زیادہ رعایت نہ ہوسکیگی۔

۲۔ مینجر کا اختیار ہے کسی اشتہار پر مناسب سمجھے۔ تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے۔ نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو۔ عہ؍ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸؍ فی دس سیر کے حساب سے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

یہ اجرت متواتر اشتہار دئے جانے کی ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرنے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینجر کا اختیار ہے۔ کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کرے اور باقی اجرت واپس کرے۔

۸۔ ہر ایک صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کریں۔

۹۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہوگا۔

۱۰۔ اشتہار صرف آخری صفحون پر دئے جاوینگے۔ جہان جہان مینجر مناسب سمجھے۔

ڈائری

القول الطیب

۶ جنوری ۱۹۰۸ء - ایک دوست نے اپنا خواب بیان کیا جس میں یہ آیت بھی تھی - من یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً

فرمایا - ایک عالمگیر عذاب کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے جس سے نجات کا ذریعہ صرف تقویٰ ہی ہے دیکھو یہ قحط جو بڑھتا جاتا ہے یہ بھی شامت اعمال ہی ہے جو اس سے بچنا چاہتے ہیں وہ اللہ کے حضور توبہ کرے مگر توبہ کے آثار نظر نہیں آتے یہ لوگ بار بار تکذیب کرتے ہیں نشان پر نشان دیکھتے ہیں اور پھر نہیں مانتے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ یہ کیوں تکذیب و تکفیر پر کمر بستہ ہیں نہ قرآن مجید ان کے ساتھ نہ احادیث ان کے ساتھ موجودہ حالات پکار پکار کر ایک مصلح کی ضرورت جتا رہی ہیں - غرض عقلی نقلی دونو طریق سے یہی چھوٹے ثابت ہو رہے ہیں - مگر پھر بھی باز نہیں آتے بار بار جہاد کو پیش کرتے ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے - کہ جب کوئی گورنمنٹ مذہب کے لئے نہیں لڑتی تو وہ جو خدا کی طرف سے آیا وہ کس لئے تلوار سے جہاد کرتا - اب تو زمانہ دلائل سے جہاد کرنیکا ہے - جو رہا ہے - یہ لوگ عجیب قسم کی تاریکی میں ہیں کہ انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا - جہان کے رہبر بنے ہوئے ہیں وہ عجیب قسم کے مکروں سے کام لے رہے ہیں - دنیا ہی دنیا میں ان کا مقصود ہے - اسلام میں ایک بیج بویا گیا تھا بجائے اس کے کہ اس کی آبیاری کرتے اس کو اکھاڑنے کے درپے ہیں -

۸ جنوری ۱۹۰۸ء - فرمایا - بڑے تعجب کی بات ہے - کہ آخری زمانہ کے متعلق جس قدر نشانات تھے ان میں سے بہت پورے ہو چکے مگر پھر بھی لوگ توجہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ غنی ہے اور اس کو ان لوگوں کی پروا نہیں - جو اس سے لاپرواہی اختیار کرتے ہیں - یہ لوگ دنیا کے معمولی کاموں کے لئے کس قدر تکلیفیں برداشت کرتے ہیں اس کا عشر عشیر بھی دین کی تحقیق کے لئے محنت نہیں اُٹھاتے - بلکہ طرح طرح کے بیہودہ عذر کرتے ہیں حالانکہ جیسے اور معمولی کام دنیا کے کر رہے ہیں ایسا ہی اس النبار العظیم کی تحقیق بھی یہ کر سکتے ہیں جس پر اخروی زندگی کی بہبودی کا دار و مدار ہے -

ایک شخص نے جو اکثر صوفیوں کی صحبت میں رہا ہے - عرض کیا کہ دعا کریں کہ مجھے خدا کا شوق و معرفت حاصل ہو - فرمایا - پہلے ایمان کو درست کرو - یہ ریاضتیں جو طریقہ نبوی سے باہر ہیں - یہ تو کسی کام نہ آئیں گی اور نہ منزل مقصود کو پہونچائیں گی - دیکھو بعض جوگی اس قدر ریاضتیں کرتے ہیں کہ اپنے بازو سکھا دیتے ہیں مگر اللہ کے نزدیک مقبول نہیں کیونکہ ایک تو ارشاد نبوی کے خلاف دوم ایمان ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - انما یتقبل اللہ من المتقین - یعنے اللہ ان کی عبادت قبول کرتا ہے جو خدا سے ڈرتے ہیں اور ڈرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کے منشاء کے مطابق کام کرتے ہیں اور سب سے پہلا کام تو یہ ہے - کہ اس کے مامور کو مانیں - دیکھو یہودی خدا کو مانتے ہیں اور مشرک بھی نہیں - قبلہ بھی اُن کا وہ ہے جو پہلے مسلمانوں کا رہ چکا ہے مگر پھر بھی خدا کے حضور مقبول نہیں صرف اس لئے کہ اللہ کے رسول کو نہ مانا - رسولوں کو نہ ماننے سے وہی جنہیں عالمین پر فضیلت دیگئی تھی - ملعون ہوئے - کیونکہ گناہ تو اور بھی ہیں مگر سب سے بڑا گناہ مامور من اللہ کا انکار ہے غور کر کے دیکھو تو معلوم ہو جائیگا کہ سب سے بڑا گناہ یہ کیوں ہے جس قدر گناہ ہیں وہ سب خدا تعالےٰ کے احکام کی نافرمانبرداری سے پیدا ہوتے ہیں اور خدا کے احکام ماموروں کی معرفت دنیا پر ظاہر ہوتے ہیں پس جب ان احکام کے لانیوالے کو نہ مانا تو گویا اللہ کے کسی حکم کو بھی نہ مانا کیونکہ جس نے اللہ کی مرضی ظاہر کرنی تھی جب اس کا انکار کیا تو اس کی رضامندی کی راہوں کا کیونکر علم ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہودی باوجود خدا کو ماننے نماز روزہ کرنے کے بندر سور کہلائے - اس شخص نے عرض کیا حضور میں ایمان لایا - فرمایا - پھر توبہ و استغفار و صوم الی اللہ کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا - پوری کوشش سے اس کی راہ میں لگے رہو - منزل مقصود تک پہونچ جاؤ گے - اللہ تعالیٰ کو کسی سے بخل نہیں - آخر انہی مسلمانوں میں سے وہ تھے جو قطب اور ابدال اور غوث ہوئے اب بھی اس کی رحمت کا دروازہ بند نہیں قلب سلیم پیدا کرو - نماز سنوار کر پڑھو دعائیں کرتے رہو - ہماری تعلیم پر چلو ہم بھی دعا کریں گے یاد رکھو ہمارا طریق بعینہ وہی ہے جو آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تھا آجکل فقراء نے کئی بدعتیں نکال لی ہیں یہ چلے اور وِرد و وظائف جو انہوں نے رائج کر لئے ہیں ہمیں ناپسند ہیں - اصل طریق اسلام قرآن مجید کو تدبر سے پڑھنا اور جو کچھ اس میں ہے اُس پر عمل کرنا اور نماز توجہ کے ساتھ پڑھنا اور دعائیں توجہ و انابت الی اللہ سے کرتے رہنا - بس نماز ہی ایسی چیز ہے جو معراج کے مراتب تک پہونچا دیتی ہے - یہ ہے تو سب کچھ ہے والسلام

۹ جنوری ۱۹۰۸ء - فرمایا - ہم جو کتاب کو لمبا کر دیتے ہیں اور ایک ہی بات کو مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں اس کو یہ مطلب ہوتا ہے کہ مختلف طبائع مختلف مذاق کے ناظرین کسی نہ کسی طریقے سے سمجھیں اور شاید کسی کو کوئی نکتہ دل لگ جائے اور اسی سے ہدایت پاوے اور یوں بھی اکثر دل جو طرح طرح کی غفلتوں سے بھرے ہوئے ہیں ان کو بیدار کرنے کے لئے ایک بات کا بار بار بیان کرنا ضروری ہوتا ہے -

فرمایا - عیسائیوں کی دشمنی تو اسلام سے پرانی ہو گئی ہے آدمان کے پادری اب لگے بڑا ڈھول بجا رہے ہیں - مگر یہ آریہ ابھی تازہ تازہ دشمنی رکھتے ہیں - اس لئے زیادہ پر جوش ہیں مگر افسوس کہ ان میں طلب حق نہیں ان کے اعتراضوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے معترضوں نے صحیح طور سے اسلام کا مطالعہ نہیں کیا چنانچہ یہ لکھتا ہے کہ مسلمان کہتے ہیں قرآن آسمان سے لکھا لکھایا اترا - بھلا جی وہ کس طرح اُترا - دراصل مسلمان جو استعارے کے رنگ میں کہتے ہیں - قرآن مجید آسمان سے اُترا ہے - اس کے غلط معنے اس نے کر لئے - مگر یہ طریق تقویٰ سے بہت بعید ہے -

۱۲ جنوری ۱۹۰۸ء - جمعہ کے دن مرنا - مرتے وقت ہوش کا قائم رہنا یا چہرہ کا رنگ اچھا ہونا ان علامات کو ہم قاعدہ کلیہ کے طور سے ایمان کا نشان نہیں کہہ سکتے - کیونکہ کئی دہریہ بھی اس دن کو مرتے ہیں - ان کا ہوش قائم رہا چہرہ سفید رہتا ہے - اصل بات یہ ہے - کہ بعض امراض ہی ایسے ہیں - مثلاً دق و سل - کہ ان کے مریضوں کا اخیر تک ہوش قائم رہتا ہے - بلکہ طاعون کی بعض قسمیں بھی ایسی ہی ہیں - ہم نے بعض دفعہ دیکھا کہ مریض کو کلمہ پڑھایا گیا اور یٰسین بھی سنائی - بعد ازاں وہ بچ گیا - اور پھر وہی بُرے کام شروع کر دئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صدق دل سے ایمان نہیں لایا - اگر سچی توبہ کرتا تو کبھی ایسا کام نہ کرتا - اصل میں اس وقت کا کلمہ پڑھنا ایمان لانا نہیں یہ تو خوف کا ایمان ہے - جو مقبول نہیں -

---

معذرت - بسبب عید کے ایک روز مطبع میں رخصت رہی اس واسطے اخبار بجائے ۱۶ صفحہ کے ۱۲ صفحہ پر شائع ہوتا ہے امید ہے کہ ناظرین معاف فرمائینگے -

لیکچر لاہور کے متعلق درخواست کنندوں کو اطلاع ہو کہ لیکچر کا تتمہ ہنوز زیر طبع ہے اور نیز اس کے متعلق درخواستیں بنام مہتمم کتب خانہ لنگر آنی چاہئیں نہ کہ دفتر بدر میں -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

خزینۃ العرفان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری تقریر

جو کہ آپ نے دسمبر ۱۹۰۷ء کے سالانہ جلسہ پر ۲۸ دسمبر ۱۹۰۷ء یوم شنبہ بعد جمع نماز ظہر و عصر مسجد اقصےٰ میں کی

ابتدائے تقریر

جو کچھ کل میں نے تقریر کی تھی اس کا کچھ حصہ باقی رہگیا تھا کیونکہ بسبب علالت طبع تقریر ختم نہ ہو سکی اس واسطے آج پھر میں تقریر کرتا ہوں زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ جس قدر لوگ آج اس جگہ موجود ہیں معلوم نہیں ان میں سے کون سال آئندہ تک زندہ رہے گا اور کون مر جائیگا۔

زمانہ نازک ہے

ہمارا فرض ہے کہ ہر طرح سے لوگوں کو سمجھاویں کہ یہ زمانہ بہت نازک ہے خدا تعالیٰ نے اس قدر بار بار مجھے آئندہ اور بھی خطرناک زمانہ کے آنے کے متعلق وحی کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت قریب ہے اور وہ جلد آنے والی ہے جیسا کہ کل بیان کیا گیا تھا طرح طرح کے لباسوں میں موتیں وارد ہو رہی ہیں۔ طاعون ہے۔ وبائیں ہیں۔ قحط ہے زلزلے ہیں۔

صبر کس طرح حاصل ہوتا

جب ایسی مصیبتیں وارد ہوتی ہیں تو دنیاداروں کی عقل جاتی رہتی ہے اور وہ ایک سخت غم اور مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ جس سے نکلنے کا کوئی طریق ان کو نہیں سوجھتا۔ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ ہے کہ وتری الناس سکٰرٰی وما ھم بسکٰرٰی۔ تو لوگوں کو دیکھتا ہے کہ نشے میں ہیں حالانکہ وہ کسی نشے میں نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ نہایت درجہ کے غم اور خوف سے ان کی عقل ماری گئی ہے اور کچھ حوصلہ باقی نہیں رہا۔ ایسے موقع پر بجز متقی کے کسی کے اندر صبر کی طاقت نہیں رہتی۔ دینی امور میں بجز تقوےٰ کے کسی کو صبر حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلا کے آنے کے وقت سوائے اس کے کون صبر کر سکتا ہے جو خدا کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے ہوئے ہو۔ جبتک کہ پہلے ایمان پختہ نہ ہو۔ ادنیٰ نقصان سے انسان ٹھوکر کھا کر دہریہ بن جاتا ہے۔ جس کو خدا کے ساتھ تعلق نہیں اس میں مصیبت کی برداشت نہیں دنیادار لوگ تو ایسے مصائب کے وقت وجود باری تعالےٰ کا ہی انکار کر بیٹھتے ہیں۔

مصائب کا آنا ضروری ہے

دنیا کی وجہ ہی ایسی بنی ہے کہ اس میں مصائب کا آنا ضروری ہے۔ دنیا میں جس قدر آدمی گذرے ہیں ان میں سے کون دعوےٰ کر سکتا ہے۔ کہ اس پر کبھی کوئی مصیبت وارد نہیں ہوئی کسی کی مصیبت اولاد پر وارد ہوتی ہے اور کسی کے مال پر اور کسی کی عزت پر۔ غرض ہر ایک کو کوئی نہ کوئی مصیبت اور ابتلا دیکھنا ہی پڑتا ہے۔ بغیر اس کے دنیا میں چارہ نہیں یہ دنیا کا لازمہ ہے عرب کا ایک پرانا شاعر لکھتا ہے۔ ؎

سئمت تکالیف المودۃ ومن یعش
ثمانین حولًا لا ابالک یسئم

دنیا میں میں نے بڑی بڑی تکلیفیں دیکھی ہیں اور جو کوئی میری طرح اسّی سال تک جئے گا وہ لامحالہ بھی کچھ دیکھیگا دنیا کے مصائب تو دراصل چند روز کے واسطے ہیں کوئی جلدی مرا اور کوئی دیر سے مرا۔ آخر سب نے چلے جانا ہے۔

تکالیف شرعیہ

دین کے راہ میں دو قسم کی تکلیفیں ہیں ایک تکالیف شرعیہ جیسا کہ نماز ہے اور روزہ ہے اور حج ہے اور زکوٰۃ ہے۔ نماز کے واسطے انسان اپنے کاروبار کو ترک کرتا ہے اور ان کا حرج بھی کر کے مسجد میں جاتا ہے سردی کے موسم میں پچھلی رات اٹھتا ہے۔ ماہ رمضان میں دن بھر کی بھوک اور پیاس برداشت کرتا ہے۔ حج میں سفر کی صعوبتیں اٹھاتا ہے زکوٰۃ میں اپنی محنت کی کمائی دوسروں کے سپرد کر دیتا ہے یہ سب تکالیف شرعیہ ہیں اور انسان کیواسطے موجب ثواب ہیں اس کا قدم خدا کی طرف بڑھاتی ہیں۔ لیکن ان سب میں انسان کو ایک وسعت دیگئی ہے اور وہ اپنے آرام کی راہ تلاش کر لیتا ہے جاڑے کے موسم میں وضو کے واسطے پانی گرم کر لیتا ہے بسبب علالت کھڑا ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لیتا ہے۔ رمضان میں سحری میں اٹھ کر خوب کھانا کھا لیتا ہے بلکہ بعض لوگ ماہ صیام میں معمول سے بھی زیادہ خرچ کھانے پینے پر کر لیتے ہیں غرض ان تکالیف شرعیہ میں کچھ نہ کچھ آرام کی صورت ساتھ ساتھ انسان نکالتا رہتا ہے۔ اس واسطے اس سے پورے طور پر صفائی نہیں ہوتی۔ اور منازل سلوک جلدی سے طے نہیں ہو سکتے۔

تکالیف سماوی

لیکن سماوی تکالیف جو آسمان سے اترتی ہیں ان میں انسان کا اختیار نہیں ہوتا۔ اور بہر حال برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اس واسطے ان کے ذریعہ سے انسان کو خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے

ہر دو کا ذکر قرآن میں

ہر دو قسم کی تکلیف شرعی اور سماوی کا ذکر اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں۔ تکالیف شرعی کے متعلق پہلے سیپارہ میں فرمایا ہے الٓمٓ۔ ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدی للمتقین یعنی مومن وہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ پر غیب سے ایمان لاتے ہیں اپنی نماز کو کھڑا کرتے ہیں۔ یعنی صدہا وساوس آ کر دل کو اور طرف پھیر دیتے ہیں۔ مگر وہ بار بار خدا کی طرف توجہ کر کے اپنی نماز کو جو بسبب وساوس کے گرتی رہتی ہے۔ بار بار کھڑا کرتے رہتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے دئے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ تکالیف شرعیہ ہیں۔ مگر ان پر پورے طور سے بہرہ حصول ثواب کا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بہت سی باتوں میں انسان غفلت کرتا ہے۔ اکثر نماز کی حقیقت اور مغز سے بیخبر ہو کر صرف پوست کو ادا کرتا ہے۔

تشریح تکالیف سماوی

اس واسطے انسانی مدارج کی ترقی کے واسطے [illegible] بھی رکھی گئی ہیں۔ ان کا ذکر بھی خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں کیا ہے۔ جہاں فرمایا ہے۔ ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اولٰئک علیھم صلوٰت من ربھم ورحمۃ واولٰئک ھم المھتدون۔ یہ وہ مصائب ہیں۔ جو خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے ڈالتا ہے۔ یہ ایک آزمائش ہے جسمیں کبھی تو انسان پر ایک بھارے درجہ کا ڈر لاحق ہوتا ہے وہ ہر وقت اس خوف میں ہوتا ہے کہ شائد اب معاملہ بالکل بگڑ جائے گا۔ کبھی فقر و فاقہ شامل حال ہو جاتا ہے۔ ہر ایک امر میں انسان کا گذارا بہت تنگی سے ہونے لگتا ہے کبھی مال میں نقصان نمودار ہوتا ہے۔ تجارت اور دوکانداری بگڑ جاتی ہے۔ یا چور لے جاتے ہیں۔ کبھی ثمرات میں نقصان ہوتا ہے۔ یعنی پھل خراب ہو جاتے ہیں کھیتی ضائع جاتی ہے یا اولاد عزیز مر جاتی ہے۔ محاورہ

عرب میں اولاد کو بھی ثمر کہتے ہیں اولاد کا فتنہ بھی بہت سخت ہوتا ہے اکثر لوگ مجھے گھبرا کر خط لکھتے رہتے ہیں کہ آپ دعا کریں کہ میری اولاد ہو۔ اولاد کا فتنہ ایسا سخت ہے کہ بعض نادان اولاد کے مرجانے کے سبب دہریہ ہو جاتے ہیں۔ بعض جگہ اولاد انسان کو ایسی عزیز ہوتی ہے کہ وہ اس کے واسطے خدا کا ایک شریک بن جاتی ہے بعض لوگ اولاد کے سبب سے دہریہ۔ ملحد اور بے ایمان بن جاتے ہیں۔ بعضوں کے بیٹے عیسائی بن جاتے ہیں تو وہ بھی اولاد کی خاطر عیسائی ہو جاتے ہیں۔ بعض بچے چھوٹی عمر میں مرجاتے ہیں۔ تو وہ ماں باپ کے واسطے سلب ایمان کا موجب ہو جاتے ہیں۔

صدمہ کے مطابق اجر

لیکن اللہ تعالےٰ ظالم نہیں۔ جب کسی پر صدمہ سخت ہو۔ اور وہ صبر کرے۔ تو جتنا صدمہ ہو۔ اتنا ہی اس کا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ رحیم غفور اور ستار ہے۔ وہ انسان کو اس واسطے تکلیف نہیں پہونچاتا کہ وہ تکلیف اٹھا کر دین سے الگ ہو جائے۔ بلکہ تکالیف اس واسطے آتی ہیں کہ انسان آگے قدم بڑھائے۔ صوفیا کا قول ہے کہ ابتلار کے وقت فاسق آدمی قدم پیچھے ہٹاتا ہے لیکن صالح آدمی اور بھی قدم آگے بڑھاتا ہے۔ ایک روائیت میں لکھا ہے

انبیار اور رسل کس طرح بنتے

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گیارہ لڑکے فوت ہوئے تھے۔ انبیار اور رسل کو جو بڑے بڑے مقام ملتے ہیں وہ ایسی معمولی باتوں سے نہیں مل جاتے جو نرمی سے اور آسانی سے پوری ہو جائیں بلکہ ان پر بھاری ابتلار اور امتحان وارد ہوئے۔ جن میں وہ صبر اور استقلال کے ساتھ کامیاب ہوئے۔ تب خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو بڑے بڑے درجات نصیب ہوئے دیکھو حضرت ابراہیم پر کیسا بڑا ابتلار آیا۔ اس نے اپنے ہاتھ میں چھُری لی کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے اور اس چھُری کو اپنے بیٹے کی گردن پر اپنی طرف سے پھیر دیا۔ مگر آگے بکرا تھا۔ ابراہیم امتحان میں پاس ہُوا اور خدا نے بیٹے کو بھی بچا لیا۔ تب خدا تعالےٰ ابراہیم پر خوش ہُوا کہ اُس نے اپنی طرف سے کوئی فرق نہ رکھا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا کہ بیٹا بچ گیا ورنہ ابراہیم نے اس کو ذبح کر دیا تھا اس واسطے اس کو صادق کا خطاب ملا۔ اور توریت میں لکھا ہے کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ اے ابراہیم تو آسمان کے ستاروں کی طرف نظر کر کیا تو ان کو گن سکتا ہے۔ اسی طرح تیری اولاد بھی نہ گنی جائے گی۔ تھوڑے سے وقت کی تکلیف تھی وہ تو گذر گئی اس کے نتیجہ میں کس قدر انعام ملا۔ آج تمام سادات اور قریش اور یہود اور دیگر اقوام اپنے آپ کو حضرت ابراہیم کا فرزند کہتے ہیں[1]۔ گھڑی دو گھڑی کی بات تھی وہ تو ختم ہو گئی۔ اور اتنا بڑا انعام ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملا

تقویٰ مصیبت سے پہچانا جاتا ہے

درحقیقت انسان کا تقویٰ تب محقق ہوتا ہے جبکہ اُس پر کوئی مصیبت وارد ہو جب وہ تمام پہلو ترک کرکے خدا کے پہلو کو مقدم کرے اور آرام کی زندگی کو چھوڑ کر تلخ زندگی قبول کرے تب انسان کو حقیقی تقوےٰ حاصل ہوتا ہے۔ انسان کی اندرونی حالت کی اصلاح نری رسمی نمازوں اور روزوں سے نہیں ہو سکتی۔ بلکہ مصائب کا آنا ضروری ہے ؎

عشق اوّل سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

اوّل حملہ عشق کا شیر کی طرح سخت ہوتا ہے۔ جس قدر انبیاء اور رسول اور صدیق گذرے ہیں۔ ان میں سے کسی نے معمولی اُمور سے ترقی نہیں پائی۔ بلکہ ان کے مدارج کا راز اس بات میں تھا۔ کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کے ساتھ موافقت تامہ کی۔ مومن کی ساری اولاد ذبح کر دی جائے اور اس کے سوائے بھی اس پر تکالیف پڑیں تب بھی وہ بہر حال قدم آگے بڑھاتا ہے۔

خدا وفادار دوست

دیکھو۔ انسان باوجود ہزاروں کمزوریوں کے اپنے سچے دوست کے ساتھ وفاداری کرتا ہے۔ تو کیا خدا جو رحمٰن اور رحیم ہے وہ تمہارے ساتھ وفاداری نہ کرے گا۔ خدا سے ایسا پیار کرو۔ کہ اگر ہزار بچہ ایک طرف ہو اور خدا ایک طرف تو خدا کی طرف اختیار کرو۔ اور بچوں کی پرواہ نہ کرو۔

برکات مصائب

مصائب تمام انبیاء پر وارد ہوتے رہے ہیں کوئی ان سے خالی نہیں رہا۔ اسی واسطے مصائب کے برداشت کرنیوالے کے لئے بڑے بڑے اجر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اپنے رسُول کو خطاب کیا ہے کہ صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیدو جو مُصیبت کے وقت کہتے ہیں کہ ایک وقت تھا کہ ہمارا کوئی وجود ہی نہ تھا۔ خدا نے ہمکو پیدا کیا ہے اور اسی کی ہم امانت ہیں۔ اور اسی کے پاس جانا ہے ایسے لوگوں کیواسطے بشارت ہے۔ ان مصائب کے ذریعہ سے جو برکات حاصل ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو خاص بشارت ملتی ہے وہ نماز روزہ زکوٰۃ سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ نماز کما حقہ ادا ہو جاوے تو بہت عمدہ شے ہے مگر خدا کی طرف سے جو نشانہ لگتا ہے وہ سب سے زیادہ ٹھیک بیٹھتا ہے اور اُسی سے ہدایت اور رستگاری حاصل ہوتی ہے۔

جماعت کو خطاب

اب اہل جماعت غور سے سُنیں اور اس بات کو سمجھیں۔ کہ دونوں قسم کی تکالیف خدا تعالےٰ نے تمہارے واسطے رکھی ہیں۔ اوّل تکالیف شرعی ہیں ان کی برداشت کرو۔ دوسری تکالیف قضا و قدر کی ہیں۔ اکثر انسان شرعی تکالیف کو کسی نہ کسی طرح ٹال دیتے ہیں اور ان کو پورے طور سے ادا نہیں کرتے مگر قضا و قدر سے کون بھاگ سکتا ہے۔ اس میں انسان کا اختیار نہیں۔ یاد رکھو انسان کے واسطے یہی ایک عالم نہیں بلکہ اس کے بعد ایک اور عالم ہے۔ یہ تو ایک بہت ہی مختصر زندگی ہے۔ کوئی پچاس ساٹھ سال کی عمر میں مرگیا کسی نے دس بارہ سال اور گذار لئے۔ اس جگہ کی مصیبت کا خاتمہ تو موت کے ساتھ ہو جاتا ہے مگر اس عالم کا خاتمہ نہیں جب قیامت برحق ہے اور وہ ایمان کا لازمہ ہے۔ تو اس چند روزہ زندگی کی تکالیف کا برداشت کرلینا کیا مشکل ہے۔ اس دائمی جہان کے واسطے کوشش کرنی چاہیئے۔ جو شخص کوئی تکلیف بھی نہیں اٹھاتا وہ کیا سرمایہ رکھتا ہے۔

مومن کی نشانی

مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ صرف صبر کرنیوالا نہ ہو بلکہ اس سے بڑھ کر یہ ہے۔ کہ مصیبت پر راضی ہو۔ خدا کی رضار کے ساتھ اپنی رضار کو ملا لے۔ یہی مقام اعلیٰ ہے۔ مُصیبت کے وقت خدا تعالیٰ کی رضار کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ منعم کو نعمتوں پر مقدم رکھو۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب ان پر کوئی مُصیبت آتی ہے۔ تو وہ شکوہ شروع کرتے ہیں۔ گویا خدا تعالےٰ کے ساتھ قطع تعلق کرتے ہیں بعض عورتیں کوستی ہیں اور گالیاں دیتی ہیں۔ بعض مرد بھی ایسی حالت میں ناقص ہوتے ہیں۔

ضروری نصیحت

یہ ایک ضروری نصیحت ہے اور اس کو یاد رکھو۔ کہ اگر کوئی شخص مُصیبت زدہ

[1] انگریزوں میں بھی ایک فرقہ ہے جس کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے ہیں۔

ہو تو اُسے ڈرنا چاہیئے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ اس سے بڑھ کر اُس پر کوئی مُصیبت گرے۔ کیونکہ دنیا دار المصائب ہے۔ اور اس میں غافل ہو کر بیٹھنا اچھا نہیں۔ اکثر مصائب متنبہ کرنے کیواسطے آتے ہیں۔ ابتدا میں اس کی صورت خفیف ہوتی ہے انسان اس کو مُصیبت نہیں سمجھتا۔ پھر وہ بے تاب کرنیوالی مُصیبت ہو جاتی ہے دیکھو اگر کسی کو آہستگی سے دبایا جائے۔ تو اس کے بدن کو آرام پہونچتا ہے وہی ہاتھ زور سے مارا جائے تو موجب دُکھ ہو جاتا ہے۔ ایک مُصیبت سخت ہوتی ہے جو وبال جان بن جاتی ہے۔ قرآن شریف نے ہر دو مصائب کا ذکر کر دیا ہے۔ مصائب رفع درجات کیواسطے ہوتے ہیں۔

موقع خدمت کو غنیمت سمجھو

حضرت ابراہیم اس بات پر روتے و ہوتے نہ تھے۔ کہ خدا نے مجھ سے بیٹا مانگا ہے بلکہ انہوں نے اس بات پر خدا تعالے کا شکر کیا کہ ایک خدمت کا موقعہ ملا ہے۔ لڑکے کی ماں نے بھی رضامندی دی اور لڑکا بھی اس بات پر راضی ہوا۔ ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک مسجد کا مینار گر گیا تو شاہ وقت نے سجدہ کیا کہ خدا تعالے نے مجھے اس خدمت میں سے حصہ لینے کا موقعہ دیا ہے۔ جو بزرگ بادشاہوں نے اس مسجد کے بنا کرنے میں حاصل کی تھی۔ وقت تو بہر حال گذر جاتا ہے۔ گوشت پلاؤ کھانے والے بھی آخر مر جاتے ہیں

ایک لاکھ چوبیس ہزار شہادت

لیکن جو شخص تلخیاں دیکھ کر صبر کرتا ہے۔ اس کو بالآخر اجر ملتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی اس بات پر شہادۃ ہے۔ کہ صبر کا اجر ضرور ہے۔

آخر صبر کرنا ہی پڑتا ہے

جو لوگ خدا کی خاطر صبر نہیں کرتے ان کو بھی صبر کرنا ہی پڑتا ہے مگر پھر نہ وہ ثواب ہے اور نہ اجر۔ کسی عزیز کے مرنے کیوقت عورتیں سیاپہ کرتی ہیں بعض ناداں مرد سر پر راکھ ڈالتے ہیں تھوڑے عرصہ کے بعد خود ہی صبر کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ ایک عورت کا ذکر ہے کہ اس کا بچہ مر گیا تھا اور وہ قبر پر کھڑی سیاپہ کر رہی تھی۔ آنحضرۃ وہاں سے گذرے۔ آپ نے اُسے فرمایا تو خدا سے ڈر اور صبر کر۔ اس کم بخت نے جواب دیا کہ تو بچہ پر میری جیسی مصیبت نہیں پڑی۔ بدبخت نہیں جانتی تھی۔ کہ آپ تو گیارہ بچوں کے فوت ہونے پر بھی صبر کرنے والے ہیں جب اس کو بعد میں معلوم ہوا کہ اس کو نصیحت کرنے والے خود آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم تھے تو پھر آپ کے گھر میں آئی اور یہ کہنے لگی۔ کہ یا رسول میں صبر کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ الصبر عند مصیبۃ الاولی۔ صبر وہ ہے جو پہلے ہی مُصیبت پر کیا جائے غرض بعد میں خود وقت گذرنے پر رفتہ رفتہ صبر کرنا ہی پڑتا ہے صبر وہ ہے جو ابتدا ہی میں انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کرے خدا تعالے کا وعدہ ہے کہ وہ صبر کرنے والوں کو بیحساب اجر دیتا ہے۔ یہ بے حساب اجر کا وعدہ صرف صبر کرنیوالوں کے واسطے ہی مُقرر ہے۔

آج ہی اپنی اصلاح کرلو

کسی کو کیا خبر ہے کہ آج کیا ہے اور کل کیا ہونیوالا ہے ابھی ہمارے پاس کئی خط راولپنڈی سے آئے ہیں جن میں لکھا ہے کہ ایک ایسا زلزلہ آیا کہ لوگ چیخ اُٹھے بلکہ بعض نے کہا کہ یہ زلزلہ ۴ - اپریل والے زلزلے کے برابر تھا دیکھو اس ایک مہینہ میں تین بار زلزلہ آچکا ہے اور آگے ایک سخت زلزلہ کے آنے کی خبر خدا تعالے دے چکا ہے وہ زلزلہ ایسا سخت ہوگا کہ لوگوں کو دیوانہ کر دیگا۔ لوگوں نے غفلت کر کے خدا کو بُھلا دیا ہے اور خوشی میں بیٹھے ہیں مگر جن لوگوں نے خدا کو پالیا ہے۔ وہ تلخ زندگی کو قبول کرنے کے واسطے طیار ہیں۔ مصائب کا آنا ضروری ہے خدا کی سُنت ٹل نہیں سکتی ہر ایک کو چاہیئے۔ کہ خدا سے دعا اور استغفار میں مصروف رہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے۔ جو شخص پہلے سے فیصلہ کر لیتا ہے۔ ٹھوکر نہیں کھاتا۔ مال۔ اولاد۔ بیوی۔ بھائیوں سے پہلے ہی سمجھ لے کہ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں سب امانت خداوندی ہیں۔ جب تک ہیں ان کی قدر۔ عزت۔ خاطر خدمت کرو۔ جب خدا اپنی امانت کو واپس لے لے تو پھر رنج نہ کرو۔

دین کی جڑ

دین کی جڑ اس میں ہے۔ کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نہیں کروڑ اولاد مر جائے پر خدا راضی رہے۔ تو کوئی غم کی بات نہیں۔ اگر اولاد زندہ بھی رہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ بھی موجب ابتلا ہو جاتی ہے بعض آدمی اولاد کیوجہ سے جیل خانہ میں جاتے ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ایک شخص کا قصہ لکھا ہے۔ کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پابزنجیر تھا۔ اولاد کو مہمان سمجھنا چاہیئے اس کی خاطرداری کرنی چاہیئے۔ اس کی دلجوئی کرنی چاہیئے۔ مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہیئے اولاد کیا بنا سکتی ہے۔ خدا کی رضا ضروری ہے۔

نمازمیں وساوس کیوں آتے ہیں

جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو نماز میں بہت وساوس آتے ہیں دیکھو ایک قیدی جب کہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گذر جاتا ہے ہرگز نہیں وہ ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے اس وقت تو وہ اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہوتا ہے ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا کی طرف سے رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو پھر کیا مجال ہے۔ کہ شیطان وساوس ڈال سکے۔

شیطان سے بچو

شیطان انسان کا پورا دشمن ہے۔ قرآن شریف میں اس کا نام عدو رکھا گیا ہے اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا۔ پھر وہ اسپر خوش نہیں اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈالدے یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے وہ ابتدا سے بدی کرتا چلا آیا ہے وہ چاہتا ہے۔ کہ تم پر غالب آوے لیکن جب تک کہ تم ہر بات میں خدا تعالے کو مقدم رکھو گے وہ ہرگز تم پر غالب نہ آسکے گا۔ جب انسان خدا کے راہ میں دکھ اُٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا۔ تب اس کو ایک نور ملتا ہے۔

حقیقت ثاقب

جب کہ ایک مومن سب باتوں پر خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتا ہے۔ تب اس کا خدا کی طرف رفع ہوتا ہے وہ اسی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا جاتا ہے اور ایک خاص نور سے منور کیا جاتا ہے۔ اس رفع میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے کہ پھر شیطان کا ہاتھ اس تک نہیں پہونچ سکتا۔ ہر ایک چیز کا خدا تعالے نے اس دنیا میں بھی ایک نمونہ رکھا ہے اور یہ اسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب آسمان کی طرف چڑھنے لگتا ہے تو ایک شہاب ثاقب اس کے پیچھے پڑتا ہے جو اس کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب (۱) روشن ستارے کو کہتے ہیں۔ (۲) اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو سوراخ کر دیتی ہے اور (۳) اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو بہت اونچی چلی جاتی ہو۔ اس میں حالت انسانی کیواسطے ایک مثال بیان کی گئی ہے۔ جو اپنے اندر ایک نہ صرف ظاہری بلکہ ایک مخفی حقیقت بھی رکھتی ہے۔ جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے اور اس کو ایک خاص قوّت اور طاقت اور روشنی عطا کی جاتی ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ شیطان

کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب مارنے والے کو ہی کہتے ہیں۔ ہر ایک مومن کیواسطے لازم ہے کہ وہ اپنے شیطان کو مارنے کی کوشش کرے اور اُسے ہلاک کر ڈالے۔ جو لوگ روحانیت کی سائنس سے ناواقف ہیں وہ ایسی باتوں پر ہنسی کرتے ہیں مگر دراصل وہ خود ہنسی کے لائق ہیں۔ ایک قانون قدرت ظاہری ہے، ایسا ہی ایک قانون قدرت باطنی بھی ہے۔ ظاہری قانون باطنی کے واسطے بطور ایک نشان کے ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے بھی اپنی وحی میں فرمایا ہے۔ کہ انت منی بمنزلۃ الثاقب یعنے تو مجھ سے بمنزلہ ثاقب کے ہے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ میں نے تجھے شیطان کے مارنے کے واسطے پیدا کیا ہے۔ تیرے ہاتھ سے شیطان ہلاک ہو جائے گا۔ شیطان بلند نہیں جا سکتا اگر مومن بلندی پر چڑھ جائے۔ تو شیطان پھر اس پر غالب نہیں آسکتا۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ سے دعا کرے کہ اس کو ایک ایسی طاقت مل جائے جس سے وہ شیطان کو ہلاک کر سکے۔ جتنے بُرے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب کا دور کرنا شیطان کو ہلاک کرنے پر منحصر ہے۔

استقلال چاہیئے مومن کو چاہیئے۔ کہ استقلال سے کام لے ہمت نہ ہارے۔ شیطان کو مارنے کے پیچھے پڑا رہے۔ آخر وہ ایک دن کامیاب ہو جائیگا خدا تعالےٰ رحیم و کریم ہے جو لوگ اس کی راہ میں کوشش کرتے ہیں وہ آخر ان کو کامیابی کا مونہہ دکھا دیتا ہے۔ بڑا درجہ انسان کا اسی میں ہے۔ کہ وہ اپنے شیطان کو ہلاک کرے۔

خوابوں پر ناز نہ کرو ایسے ضروری کام کو چھوڑ کر جو مومن کا اصل منشا ہے بعض لوگ اور باتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ مثلاً کسی کو ایک خواب آجائے۔ یا چند الفاظ زبان پر جاری ہو جائیں۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں اب ولی ہو گیا ہوں۔ یہی نقطہ ہے جس پر انسان دھوکہ کھاتا ہے۔ خواب تو چوہڑوں چماروں اور کنجروں کو بھی آجاتے ہیں اور سچے بھی ہو جاتے ہیں۔ ایسی چیز پر فخر کرنا تو لعنت ہے۔ فرض کرو کہ ایک شخص کو چند خوابیں آگئی ہیں اور وہ سچی بھی ہو گئی ہیں مگر اس سے کیا بنتا ہے کیا سخت پیاس کے وقت ایک شخص کو دو چار قطرے پانی کے پلائے جاویں۔ تو وہ بچ جائیگا ہرگز نہیں بلکہ اس کی طپش اور بھی بڑھے گی۔ ایسا ہی جب تک کہ کسی انسان کو پوری مقدار معرفت کی اپنی کیفیت اور کثرت کے ساتھ حاصل نہ ہو۔ تب تک یہ خوابیں کچھ شے نہیں۔

قابل تشفی حالت انسان کی عمدہ اور قابل تشفی وہ حالت ہے، کہ وہ عملی رنگ میں درست اور صاف ہو اس کی عملی حالت خود اُس پر گواہی دے۔ خدا تعالیٰ کے برکات اور زبردست خوارق اس کے ساتھ ہوں اور ہر دم اس کی تائید کرتے ہوں تب خدا اس کے ساتھ ہے اور وہ خدا کے ساتھ ہے

آجکل کے ملہمین ہر ایک بات میں شیطان ایک موقع نکال لیتا ہے کہ لوگوں کو کسی طرح سے بہکائے چونکہ ہم بار بار اپنی وحی اور الہام پیش کرتے ہیں اس واسطے بعض لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ ہم بھی ایسا ہی کریں۔ یہ ایک ابتلاء ہے جان پر وارد ہوا اور اس ہلاکت کی راہ میں شیطان نے ان کی امداد کی اور ان کو شیطانی القاء اور حدیث نفس شروع ہوا۔ چراغ دین۔ الٰہی بخش۔ فقیر مرزا اور دوسرے بہت سے اس راہ میں ہلاک ہو گئے اور ہنوز بہت سے ایسے ہی ہیں جن کا قدم اسی راہ پر ہے

اہل جماعت خبردار ہیں ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیئے کہ ایسی باتوں سے دل ہٹالیں قیامت کے دن خدا تعالےٰ اُن سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تم کو کس قدر الہام ہوئے تھے یا کتنی خوابیں آئی تہیں۔ بلکہ عمل صالح کے متعلق سوال ہوگا کہ کس قدر نیک عمل تم نے کئے ہیں۔ الہام وحی تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے کوئی انسانی عمل نہیں۔ خدا کے فعل پر اپنا فخر جاننا اور خوش ہونا جاہل کا کام ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ کہ آپ بعض دفعہ رات کو اس قدر عبادت میں کھڑے ہوتے تھے۔ کہ پاؤں پر ورم ہو جاتا تہا۔ ساتھی نے عرض کی کہ آپ تو گناہوں سے پاک ہیں۔ اس قدر محنت بھر کس لئے۔ فرمایا۔ افلا اکون عبداً شکوراً۔ کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

ناامید نہ ہو انسان کو چاہیئے کہ مایوس نہ ہووے گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہیئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گنہگار ہیں۔ نفس ہم پر غالب ہے ہم کیونکر نیکوکار ہو سکتے ہیں ان کو سوچنا چاہیئے کہ مومن کبھی ناامید نہیں ہوتا۔ خدا کی رحمت سے ناامید ہونیوالا شیطان ہے اور کوئی نہیں۔ مومن کو کبھی بُزدل نہیں ہونا چاہیئے۔ گو کیسا ہی گناہ سے مغلوب ہو پھر بھی خدا تعالےٰ نے انسان میں ایک ایسی قدرت رکھی ہے کہ وہ بہرحال گناہ پر غالب آہی جاتا ہے۔ انسان میں گناہ سوز قوت خدا نے رکھی ہے۔ جو اس کی فطرت میں موجود ہے

ایک لطیف تمثیل دیکھو۔ پانی کو کیسا ہی گرم کیا جائے۔ ایسا سخت گرم کیا جائے۔ کہ جس چیز پر ڈالیں وہ چیز بھی جل جائے۔ پھر بھی اگر اس کو آگ پر ڈالو تو وہ آگ کو بجہا دیگا کیونکہ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھ دی ہے کہ وہ آگ کو بجہا دیوے ایسا ہی انسان کیسا ہی گناہ میں ملوث ہو اور کیسا ہی بدکاری میں غرق ہو۔ پھر بھی اس میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ معاصی کی آگ کو بجھا سکتا ہے اگر یہ بات انسان میں نہ ہوتی تو پھر وہ مکلف نہ ہوتا بلکہ پیغمبر رسول کا آنا بھی پھر غیر ضروری ہوتا۔ مگر دراصل فطرت انسانی پاک ہے اور جیسا کہ جسم کے لئے بھوک پیاس ہے۔ تو کھانا اور پینا بھی آخر میسر آجاتا ہے انسان کے واسطے دم لینے کے واسطے ہوا کی ضرورت ہے تو وہ موجود ہے اور جسم کے لئے جس قدر سامان ضروری ہیں۔ جب کہ وہ سب مُہیا کر دئے جاتے ہیں تو پھر روح کیواسطے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ کیوں مہیا نہ ہوں گی۔ خدا تعالیٰ رحیم غفور اور ستار ہے۔ اس نے روحانی بچاؤ کے واسطے بھی تمام سامان مہیا کر دئے ہیں انسان کو چاہیئے کہ روحانی پانی کو تلاش کرے تو وہ اُسے ضرور پائیگا اور روحانی روٹی کو ڈھونڈے تو وہ اُسے ضرور دی جائیگی جیسا کہ ظاہری قانون قدرت ہے۔ ویسا ہی باطن میں بھی قانون قدرت ہے۔ لیکن تلاش شرط ہے جو تلاش کریگا وہ ضرور پائیگا۔ خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں جو شخص سعی کریگا خدا تعالیٰ اس سے ضرور راضی ہو جائیگا۔

آفتاب نکل آیا ہے یہ آخری زمانہ تہا اور تاریکی سے بھرا ہوا تہا۔ اس زمانہ کے متعلق خدا تعالےٰ کا وعدہ تہا کہ اس زمانہ میں ایک آفتاب نکلیگا۔ مولوی لوگوں کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس زمانہ میں تقوےٰ کی کیا حالت ہو رہی ہے ایک آدمی نے چار روپے کے زیور کے پیچھے ایک بچے کو قتل کر دیا تہا۔ ان مولویوں سے جو ہم پر کفر کا فتوے لگاتے ہیں۔ کوئی یہ پوچھے کہ کیا ہم کلمہ نہیں پڑھتے پھر کیا وجہ ہے کہ ان کے نزدیک ہم ہندو عیسائی وغیرہ ہر ایک سے بدتر ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ مولوی لوگ طمع نفسانی کے بندے ہیں ایک شخص نے مجھے خوب کہا تہا کہ ان مولویوں کا خاموش کرانا کیا مشکل تہا آپ ان سب کو بُلا کر دو دو روپے دیدیتے تو سب خاموش ہو جاتے اور کوئی بھی آپ کی مخالفت نہ کر سکتا۔ میں نے کہا کہ ہمنے تو ان لوگوں کے تقویٰ پر بہروسہ کیا تہا ہمیں

کیا معلوم تہا کہ ایسے نفسانی بندے نکلین گے یہ تو ممبرون پر کھڑے ہو کر کہا کرتے ہتے۔ کہ موسیٰ کہان اور عیسیٰ کہان ہین کیا معلوم تہا کہ باوجود ایسے خطبے پڑھنے اور سنانے کے یہ وفات مسیح پر ایسے مشتعل ہون گے کہ گویا تمام دار ومدار اسلام کا حضرت عیسیٰ کی زندگی پر ہے۔

ہلاکت شیطان کا وقت ہے

لیکن یہ لوگ جو چاہین سو کرین۔ اب تو خدا تعالےٰ کا ارادہ ہو چکا ہے کہ شیطان کو ہلاک کرے شیطان کی یہ آخری جنگ ہے۔ اور وہ ضرور ہلاک ہو گا۔ وہ ضرور قتل کیا جائیگا۔ شیطان نے ہی حیات مسیح مین پناہ لی ہے مگر وفات مسیح کے ثبوت کے ساتہہ ہی شیطان بہی ہلاک ہو جائیگا۔ شیطان نے پادریون کے ہان اور ان کے حامیون کے ہان بسیرا کیا ہے مگر خدا کے مسیح کے ساتہہ ملائک اور راستباز لوگ جمع ہو رہے ہین اور اسلام کی مخالفت مین ہر طرح کا زور دکہایا جا رہا ہے۔

ہند مجموعۃ المذاہب ہے

اول تو یہ زمانہ ہی ایسا ہے کہ بہ سبب تار۔ ڈاک ریل تمام زمین گویا ایک ہی شہر بن رہی ہے ہر وقت کی خبرین آتی ہین۔ کثرت سے لوگ ادہر اُدہر آتے جاتے ہین۔ مگر بالخصوص ہندوستان ایسا ملک ہے۔ جس مین ہر قسم کے لوگ موجود ہین ایسے بہی ہین جو وجود باریتعالےٰ کے منکر ہین پہر بے قید لوگ بہی ہین جو کہتے ہین جو چاہو سو کرو پہر کتاب کے منکر برہمو موجود ہین انسان کے پُجاری بہی ہیں پتہرون کو خدا ماننے والے بہی ہیں ایک لاکہہ سے زائد مرتد عیسائی موجود ہین سورج پرست ہیں پانی کی پوجا کرنے والے آگ کی پوجا کرنیوالے ہین۔ آتش پرستی کے بڑے مندر کو زلزلے نے گرا دیا تہا تو اب نیا بنا رہے ہین اور نہین جانتے کہ ایک زلزلہ اور آنیوالا ہے۔ آزادی اس قسم کی ہے کہ جو جس کے جی مین آتا ہے وہ کہہ گذرتا ہے کسی کی پرواہ نہین۔ غرض یہ وہی وقت ہے۔ اور بالخصوص ہند میں وہی نظارہ موجود ہے جس کیواسطے پہلے سے پیشگوئی کی گئی تہی عیسائی لوگ پچاس پچاس ہزار کتاب اسلام کے برخلاف شائع کر رہے ہین۔ آریہ سماجی کہتے ہین۔ کہ کئی ارب سالون کے بعد دنیا مین ایک کتاب آتی ہے اور وہ بار بار ویدہی ہوتے ہین اور ہند مین ہی آتے ہین۔ اور سنسکرت کی ہی زبان ان کے لئے خاص ہے۔ گویا پرمیشر کو اور کسی ملک یا زبان کی خبر ہی نہین۔ نہین معلوم۔ کہ پرمیشر ہندوستان پر ایسا کیون ریجہ گیا ہے اور باوجود اس کے ہندؤن کو ایسی ذلت مین کیون رکہا ہے اس وقت عیسائی بھی بادشاہ ہین مسلمان بہی بادشاہ ہین۔ بدھ بہی بادشاہ ہین مگر کہین آریون کی بادشاہی نہین معلوم نہین کہ پرمیشر کو کیون یہ بہت پسند آیا شاید اس وجہ سے کہ یہان نیوگی لوگ رہتے ہین جو اپنی زندگی مین اپنی بیوی کیواسطے موٹا تازہ خاوند تلاش کرتے ہین کہ اس سے ہم بستر ہو اور اس کیلئے خوبصورت بچے جنے اور یہ بہی شرط ضروری ہے کہ وہ بیرج داتا برہمن ہو پہر انسان کو ہنسی آتی ہے۔

آریون مین ابدی نجات کے واسطے کوئی راہ نہین

کہ آریون کا یہ ناپاک عقیدہ ہے کہ انسان ایک مدت تک نجات یافتہ ہو کر مکتی خانہ مین رہے اور پہر ناکردہ گناہ کی وجہ سے وہان سے نکالا جاوے اور کتا سور بلّا بنایا جاوے آریہ کہتے ہین کہ پرمیشر ہر ایک انسان مین تہوڑا سا گناہ بطور بیج کے لازماً باقی رکہہ لیتا ہے۔ جو اس کو دوبارہ پہنسانے کے کام آتا ہے لیکن یہ بات سمجہہ مین نہین آتی کہ اس بقیہ گناہ کے سبب پہر سزائین ایسی مختلف کیون دی جاتی ہین کہ کوئی شیر بنایا جاوے اور کوئی بکری کوئی بچہو اور کوئی سانپ بنایا جاوے اور گہوڑا اور ہاتہی اور کوئی کرم ناپاک بنایا جائے اور کوئی انسان پوتر۔ پہر انسانون مین کوئی مرد بنایا جائے اور کوئی عورت۔ اس تفریق کا کیا سبب ہوسکتا ہے۔

اس قدر جونین کیون نہین

پھر یہ بہی آریون کا ایک عجیب مسئلہ ہے کہ مختلف گناہون کے سبب مختلف جونین بنتی ہین اس سے تو لازم آتا ہے کہ جس قدر جونین ہین اُسی قدر گناہون کی تعداد ہو اور چونکہ الہامی کتاب صرف ویدہی ہے اس واسطے وہ تمام گناہ وید مین مرکوز ہونے چاہئین لیکن جب وید کے احکام کو دیکہا جاتا ہے تو ان کی گنتی آریون کے نزدیک بہی چند سو سے زائد نہ ہوگی۔ لیکن کئی ہزار قسم کے جانور تو جنگلون مین موجود ہین۔ کئی ہزار قسم کے کیڑے مکوڑے زمین پر رینگ رہے ہین۔ پہر درختون کے پرند اور سمندرون کے جانور جن کی گنتی ہی نہین یہ اتنی جونین کہان سے آگئین۔

کیا ہماری عبادت محدود ہے

آریہ لوگ کہتے ہین کہ روحون کو بہشت مین سے نکالنے کی ضرورت اس واسطے پڑیگی کہ ان کی عبادت بہت محدود زمانہ کی تہی ایسی محدود عبادت کا بدلا بہی محدود وقت کیلئے ہونا چاہیئے مگر یہ عقیدہ بہت ہی فاسد ہے آریہ لوگ ایسے محدود وقت کے خیال سے عبادت کرتے ہون گے اسلام مین تو یہ بات نہین۔ ہمارا عہد تو خدا کے ساتہہ ابدی ہے، ہم کسی محدود وقت کی نیت کے ساتہہ خدا کی عبادت نہین کرتے بلکہ ایسی نیت کو کفر جانتے ہین۔ ہم نے تو ہمیشہ کے لئے خدا کی عبادت کا جوا اپنے گلے مین ڈال لیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ ہمین وفات دے۔ تو اس سے ہماری نیت مین کوئی فرق نہین۔ ہم اُسی عبادت کے ثواب کو ساتہہ لے کر فوت ہوتے ہین۔ ہم اس کو محدود نہین کہتے۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے

کہ قرآن شریف نے ایسا خدا پیش نہین کیا جو ایسی ناقص صفات والا ہو۔ کہ نہ وہ روحون کا مالک ہے نہ ذرات کا مالک ہے نہ ان کو نجات دیسکتا ہے نہ کسی کی توبہ قبول کرسکتا ہے بلکہ ہم قرآن شریف کے رو سے اس خدا کے بندے ہین جو ہمارا خالق ہے ہمارا مالک ہے ہمارا رازق ہے۔ رحمان ہے رحیم ہے۔ مالک یوم الدین ہے۔ مومنون کیواسطے یہ شکر کا مقام ہے۔ کہ اس نے ہم کو ایسی کتاب عطا کی جو اس کے صحیح صفات کو ظاہر کرتی ہے یہ خدا تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے،

افسوس ہے قدرون پر

افسوس ہے اُن پر جنہون نے اس نعمت کی قدر نہ کی۔ ان مسلمانون پر بہی افسوس ہے۔ جن کے سامنے عمدہ کہانا اور ٹہنڈا پانی رکہا گیا ہے لیکن وہ پیٹہ دے کر بیٹہ گئے اور اس کہانے کو نہین کہاتے۔ زمانے کے مصائب سے بچانے کے واسطے ان کے لئے ایک وسیع محل طیار کیا گیا جس مین ہزارون آدمی داخل ہو سکتے ہین مگر افسوس اُن پر کہ وہ خود بہی داخل نہ ہوئے اور دوسرون کو بہی داخل ہونے سے روک دیا۔

یہ نفخ صور کا وقت ہے

کیا پہلے سے نہین کہا گیا تہا کہ آخری زمانہ مین ایک کرنا آسمان سے پہونکی جائیگی کیا وحی خدا کی آواز نہین۔ انبیاء جو آتے ہین وہ کرنار کا حکم رکہتے ہین نفخ صور سے یہی مراد تہی کہ اس وقت ایک مامور کو بہیجا جائیگا وہ سنا دیگا کہ اب تمہارا وقت آگیا ہے کون کسی کو درست کرسکتا ہے جبتک کہ خدا درست نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو ایک قوت جاذبہ عطا کرتا ہے کہ لوگون کے دل اس کی طرف مائل ہوتے چلے جاتے ہین خدا کے کام کبہی حبط نہین جاتے ایک قدرتی کشش کام کر دکہلائے گی اب وہ وقت آگیا ہے جسکی خبر تمام انبیاء ابتداء

سے دیتے چلے آئے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فیصلہ کا وقت قریب ہے اس سے ڈرو اور توبہ کرو۔ فقط۔

(حضرت اقدس کی دوسری تقریر ختم ہوئی۔ اگلے ہفتہ میں انشاء اللہ دوسرے صاحبان کی تقریریں درج اخبار کی جائیں گی ایڈیٹر)

اس دہوکہ سے بچو

ولائیت کے کسی سوداگر نے اپنے مال کو جلد فروخت کرنے کے لئے یہ تجویز نکالی تھی کہ جو مجھے تین روپے (مثلاً) بھیجے تو میں اسے پانچ ٹکٹ بھیجدوں گا۔ پھر وہ اپنے دوستوں میں تین تین روپے پر فروخت کرکے اپنے تین روپے واپس لے لے اور باقی مجھے بھیجدے تو میں اُسے پندرہ روپے کی گھڑی بھیجوں گا۔ ایسا ہی دوسرے ٹکٹ لینے والے کریں کہ کارخانہ سے پانچ ٹکٹ منگوا کر دوستوں میں فروخت کرلیں اور جو چیز چاہیں منگوالیں یہ ایک ایسا طریق تھا۔ کہ جس سے بعض بائع و مشتری دونو فائدہ میں رہتے بلکہ بائع تو مال مفت حاصل کرتا۔ اس لئے یہ بات اکثر لوگوں میں مقبول ہوگئی۔ آہستہ آہستہ ہمارے ہندوستانی اشتہاری سوداگروں نے بھی اس قماربازی سے فائدہ اُٹھانا شروع کیا اور دودو آنے ٹکٹ کی قیمت رکھدی اور کچھہ اس طرح سے اپنے ایجنٹ مقرر کئے کہ شہر تو کجا دیہات میں بھی وبا پھیل گئی۔ جسے دیکھو وہ اسی دُھن میں ہے۔ یہاں تک کہ دیہاتی عورتوں نے بھی اس میں کافی حصّہ لیا۔ جب یہ مرض ہمارے گردونواح میں پہونچا تو ہمنے انہیں بہت سمجھایا۔ کہ دیکھو سوداگر تو اپنا گھر پورا کر رہا ہے مگر تم لوگوں کو اس میں بہت نقصان پہونچیگا۔ ایک تو جو مال وہ بھیجتا ہے۔ وہ بھی مول کے مطابق نہیں۔ دوم جن کے ٹکٹ فروخت نہ ہوئے وہ سب سرپیٹ کر رہ جائیں گے۔ افسوس بہت کم ایسے تھے جنہوں نے اس وقت ہماری نصیحت کو مانا۔ مگر آخر جب نقصان اُٹھایا تو مانا۔ اس کے بعد ایک اور روحانی وبا پھیلی جس کے ذکر سے پہلے میں یہ بتلانا چاہتا ہوں۔ کہ ولائیت کے کسی سوداگر نے ایک دفعہ یوں کیا کہ اپنے ایجنٹ دوسرے شہروں میں اپنی چیز کی مانگ پیدا کرنے کیلئے بھیجدئے جو بازاروں میں مختلف سوداگروں سے یہ پوچھتے پھرتے کہ اجی تمہارے پاس فلانے میکر کا فلانا مال ہے اور کچھہ خرید بھی لیتے۔ اس طریقہ سے ان کو اس سوداگر کے مال کے منگوانے کی تحریک ہوتی۔ اب ہمارے بعض ہندی بھائی جائیز طریق سے تو کوشش کرنے سے رہے اس اصل سے یوں فائدہ اٹھایا۔ کہ ۱۹۰۷ء کے پیسے جو اسی سال رائج ہوئے ہیں۔ ان کی مانگ پیدا کرنا شروع کردی۔ ایک شخص سوداگر یا ساہوکار بن کر گیا اور کہا کہ مجھے ۱۹۰۷ء کے پیسوں کی ضرورت ہے۔ جتنے ہوں اکٹھے کرو اور خواہ ڈیڑھ پیسہ فی پیسہ لیتے جاؤ۔ یہ کہہ کر وہ خود تو چلا گیا اور پیچھے لگو پیسے فروخت ہونے۔ یہاں تک کہ چار چار آنے پر ایک ایک پیسہ فروخت ہوا۔ اب کوئی پوچھتا نہیں تحقیق نہیں کرتا کہ آخر ان پیسوں کی ضرورت کیا ہے خود ہی بیٹھے باتیں بناتے ہیں اِن پیسوں میں غلطی سے سونا مل گیا ہے وہ نکالیں گے۔ کوئی کہتا ہے نہیں صاحب کسی مہاجن نے اپنے بیٹے کی شادی کرنی ہے اور اس نے سب پیسے ہی خرچ کرنے ہیں۔ غرض جتنے موہنہ اتنی باتیں اور پیسے برابر فروخت ہو رہے ہیں جب اس عیّار نے سمجھا کہ اب یہاں پوری مانگ پیدا ہوچکی ہے تو اپنے دوسرے ساتھی کو دس بیس روپے کے پیسے دیکر بھیجدیا اور چار چار آنے پانچ پانچ آنے فی پیسہ فروخت کرکے وہ تو چلتا بنا اور یہ پیچھے ہاتھ ملتے موہنہ تکتے رہ گئے افسوس ہے اس حماقت پر۔ یہ بات فرض نہیں بلکہ کئی شہروں اور اکثر دیہات میں ایسا ہوا ہے بلکہ ہو رہا ہے اس لئے اپنے احمدی بھائیونکو خصوصیت سے مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس دہوکہ میں نہ آئیں۔ مذہبی طور سے بھی ایسی بیع حرام ہے۔ دیکھئے اسلام کے اصول کہ جو ان پر چلے وہ ان دہوکوں میں آکر کیسے نقصان مایہ و گر شماتت ہمسایہ کا مصداق نہیں بنتا

میں نے جب اپنے قرب وجوار میں اس وبا کو پھیلتے دیکھا۔ تو سختی سے منع کیا لیکن کئی لوگ جواب میں کہتے۔ اجی ہمیں کیا ہم نے تو پیسہ دیکر دو آنے لینے ہیں نقصان ہوگا تو اس سوداگر کو۔ یہ ناعاقبت اندیشی وحماقت و عدم ہمدردی کی انتہا ہے جو بعض انڈیا کے رہنے والوں میں پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدائیت دے۔

دیانتداری

یا تو وُہ زمانہ تھا کہ دیانت وامانت ایک معمولی بات اور شریف آدمی کا فرض خیال کی جاتی یا اب یہ زمانہ ہے کہ اگر کوئی ایسی نظیر دیکھتے ہیں تو اسے غیر معمولی طور سے اخباروں میں درج کیا جاتا ہے۔ اخبار ایمپائر میں چھپا ہے۔ کہ ایک ۵ سالہ بنگالی بڈھا رات کے وقت پولیس سٹیشن میں گیا۔ اور ۹۰ آنے اپنے اس بیان کے ساتھہ جمع کرائے کہ ستر برس ہوئے۔ سڑک پر ایک کاغذ میں لپٹے پڑے مجھے ملے تھے۔ پولیس افسر حیران رہگیا۔ اسکی حیرت بجا تھی اگر یہ دیانتداری کیوجہ سے ہے تو اس سے پہلے ستر برس اس نے کیوں اطلاع نہ دی۔

پین اسلامک سوسائٹی

اس سوسائٹی کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی تھیں حال میں اس کے مقاصد چھپے ہیں۔ جو یہ ہیں۔

۱۔ عالم اسلام اور مسلمانان عالم کی مذہبی۔ معاشرتی۔ اخلاقی اور دماغی ترقی میں ساعی ہونا۔

۲۔ مسلمانان عالم کے سوشیل اتحاد باہمی کیلئے ایک مرکز و ذریعہ قائم کرنا۔

۳۔ مسلمانوں میں اخوت اسلامی کو ترقی دینا اور ان میں باہمی راہ ورسم بڑہانا۔

۴۔ غیر مسلمان اقوام سے اسلام اور مسلمانوں کے متعلق تعصبات کا رفع کرنا۔

۵۔ اپنے حدّ امکان تک ہر مسلمان کی خواہ دنیا کے کسی حصّہ میں ہو۔ کسی تکلیف کیوقت جائیز اعانت کرنا۔

۶۔ غیر اسلامی مقامات پر مذہبی رسوم وغیرہ کے ادا کرنے کے لئے مسلمانوں کے لیے سہولت پیدا کرنا۔

۷۔ بذریعہ تحریر و تقریر اسلام کو مقبول عام بنانا۔

بات تو ٹھیک ہے۔ مگر شائد اس کے ممبروں کو یہ معلوم نہیں کہ اخوت واتفاق وہمدردی پیدا کرنے اور اظہار دین کا طریق سنت اللہ میں یہ ہے کہ یہ سب مامور من اللہ کی معرفت ہوتا ہے پس ضرور ہے کہ وہ کسی امام کی تلاش کرے جو خدا سے رُوح پاکر اس کام کو پورا کرے بغیر اس کے کامیابی محال بلکہ ناممکن ہے۔

حجاز ریلوے

۱۰ محرم تک امید کیجاتی ہے کہ مدینہ منورہ تک ریل کی پٹڑی تیار ہوجاویگی اور شامی قافلہ انشاء اللہ اسی پر اپنے وطن کو واپس ہوگا دمشق سے العلا تک تو ریل مکمل ہوچکی اس سے آگے کام ہو رہا ہے جس کا فاصلہ قریباً پانچ منزل ہے اِدہر مکہ معظمہ سے جدہ اور مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک یعنی دونو طرف کام شروع ہونیوالا ہے ۹ شوال کو ایک جلسہ بھی مدینہ میں اس کیمتعلق ہوچکا۔ جس میں اراکین شہر مع مشائخ و علماء وحکام سب شامل تھے۔ ہمیں اس لائن کی تیاری سے ایک خاص مسرت حاصل ہوتی ہے کیونکہ ایک طرف واذا العشار عطلت کی پیشگوئی پوری ہورہی ہے دوسری طرف ہمارے مسیح موعود کی صداقت کا نشان مل رہا ہے۔

انتخاب الاخبار

سید کرامت حسین صاحب مشہور و معروف بیرسٹر ہائیکورٹ الٰہ آباد کے قائم مقام جج مقرر ہوئے (مسلمانوں کو مبارک)

لائل پور کے زرعی کالج کے باقاعدہ طور سے کھولے جانے کی یکم جولائی کو امید کی جاتی ہے۔ (بہت ضرورت تھی)

آجکل علماء اسلام میں یہ سوال چل رہا ہے کہ فونوگراف مین قرآن مجید کا بند کرنا کیسا ہے (فیصلہ محفوظ)

ٹرنسوال مین ہمارے اہل وطن سخت آزمائش مین بیان کئے جاتے ہین جو نہین رہنا چاہتے وہ مساجد کے اثاث کو فروخت کرنے کی فکر مین ہین۔

وقف اولاد کے جواز کا مسئلہ زیر بحث ہے۔

آجکل روسی انجینیر وسط ایشیا کی روسی ریلوے کو براہ کوئٹہ وچمن ہندوستان کی ریلوے لائنون سے ملا دینے کا خواب دیکھ رہے ہین۔ اور کہتے ہین کہ کلکتہ سے لندن نو دن مین پہونچا جاسکیگا (انگریزی و افغانی گورنمنٹ کی اجازت کا خیال نہین)

علاقہ بابل مین ایک نیا شہر کھودا جارہا ہے سب سے پہلے جو کتبہ برآمد ہوا اس پر ۲۷۵۰ قبل مسیح لکھا ہے (عبرت)

لاہور سے میلا اٹھانے کیلئے چھکڑے موقوف اور دستی گاڑیان جاری (اچھا ہوا)

آئے دن ریلون کے ٹکرانے اور مسافرون کے بے نام ونشان پایا جانے پر یہ تجویز پیش کی جارہی ہے کہ ریلوے مسافرون کی اسم نویسی کا طریقہ بذریعہ پولیس جاری ہو۔ اچھی بات ہے مگر اس کا گھسنا اور لگانا دردسر یہ بھی تو ہے)

جزیرہ ٹرینی ڈاڈ سے واپس آنیوالے ہندیون کا جو روپیہ کلکتہ مین دیا گیا اس کی تعداد (۲۰۳۶۷۰) ہے اس مین زیور اور اپنے پاس کا روپیہ شامل نہین۔ (السفر وسیلۃ الظفر)

چنسورہ (بنگال) کے ماڈریٹون نے مسٹر تلک کا پتلا بنا کر جلایا (حماقت)

کوہ پارسناتھ کے ایک حصہ پر بنگلے بننے کی تجویز اہل جین کی ناراضی کا موجب ہورہی ہے ان کے خیال کے مطابق جوتے پہنکر جانے اور شراب و گوشت کھانے سے پہاڑ بھرشٹ ہو جائیگا۔ (توہم پرستی)

یوگانتر کے ایڈیٹر پر پھر مقدمہ بنا۔ مشہور تھا کہ روپوش ہے گو وہ حاضر ہوگیا۔ دو ایڈیٹر پہلے شکار کر اچکا ہے (دو تین سے نہیں تھکتے)

اپریل تا نومبر سنہ ۱۹۰۸ء کے ریلوے آمدنی کا اندازہ ساڑھے تیئس کروڑ کیا گیا ہے (تھرڈ کلاس مسافرون کے لئے آسائش کے اسباب بہم پہونچانے کے لئے تو طلب ہے)

صرف پنجاب سے براہ کراچی ۱۵۹۵۰۷۰ ہنڈرڈ ویٹ گندم گئی (قحط کیون نہ پڑے)

سزائے تازیانہ کے قانون کی اصلاح منظور ہوگئی ترمیمات کا مسودہ پیش ہونیوالا ہے۔ (اچھا ہوا)

صرف پانچ ڈیڈلیٹر آفسون سے پانچ لاکھ کی مالیت کی ہنڈیان اور نوٹ اور سکے لاوارث ملے (ابنائے ملک پتہ لکھنے مین احتیاط رکھین۔

مہم تبت کے تاوان کی تیسری قسط گورنمنٹ چین ادا کرنیوالی ہے (اکڑ بازی کا خمیازہ)

رہن بالقبض کی میعاد ۶۰ سال ہی اب ہے۔ مگر کفالتی دستاویزات کی میعاد بھی ہائیکورٹ الٰہ آباد کے ایک فیصلہ سے ۶۰ سال سمجھ لیگئی تھی۔ اب پریوی کونسل نے طے کر دیا کہ اس کی میعاد بارہ سال ہے (ساہوکارون مین پریشانی) شکایت عدم رسی اخبارات ڈاکخانہ کے حکام کی پوری توجہ کو چاہتی ہے۔

ناروے والون نے بیکارون سستون کیلئے خوب قانون نکالا کہ زبردستی کام پر لگایا جاوے) افتادہ زمین کے وسیع قطعات کی موجودگی مبارک)

۷۰ سالہ بوڑھے مسٹر ایڈورڈ نے پورٹ لنڈ سے چیگاگو تک ۱۲۳۴ میل پیدل سفر کیا

۷۰ سال کی عمر مین مسٹر مارک نے ۷۰ ہزار میل کا سفر کیا۔ (نتیجہ ورزش)

گورنمنٹ آف انڈیا نے بعض شرابون پر بجائے ۱۸ کے ۲۱ر فی گیلن محصول لگا دیا (پینے والے پھر بھی پئین گے)

بجائے نوے لاکھ کے قریباً ۷۰ لاکھ گندم کی کاشت پنجاب مین خشک سالی کا بھاری ثبوت ہے۔ (بارش مبارک)

موضع دیالپور (ڈیرہ اسمٰعیلخان) مین بڑا بھاری ڈاکہ پڑا ساہوکار اور اس کے رشتہ دارون کو قتل کرکے تیس چالیس ہزار روپے لیگئے۔ سرحد افغانستان پچاس میل ہے۔ صرف چھ میل پر سرکاری فوج کی موجودگی اور سو میل کا سفر حیرت انگیز ہے۔ (کیون نہ جواب طلب کیا جائے)

راجہ نانپارہ (ملک اودھ) کہ تین وبائے ہیضہ سے فوت ہوئے۔ پچھلے سال نواب بہاولپور

مال گاڑیون مین سے مال تو چرایا ہی جاتا تھا۔ اب گاڑیان کی بھی چوری ہونے لگی۔ ایک مال گاڑی آدھی رات کو کانپور سے روانہ ہوئی۔ کاریگ وان مین آکر گارڈ گم ہوگیا دوسرے روز اس نے بیان کیا کہ مجھے آدمی باندھ کر لیگئے تھے

صاحب وزیر ہند نے حکم صادر کیا کہ آئندہ ایڈیٹران اخبارات کو مقدمات فوجداری مین ہتھکڑی نہ پہنائی جاوے۔ جب تک کوئی خاص خطرہ نہو۔

مجموعہ فتاوی احمدیہ

یہ کتاب ابھی شائع ہوئی ہے۔ اس کا ریویو بدر کی اگلی اشاعت مین بطور اختصار لکھا گیا ہے۔ اس مین حضرت مسیح موعود علیہ السلام و بزرگان ملت کے پانسو مسائل فقہ کے فتوے اخبار الحکم و بدر مین سے لیکر ترتیب وار چھاپے گئے ہین جن مین سے قریباً ساڑھے چار سو فتوے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اور قریباً پچاس حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین کے اور چند فاضل امروہی کے ہین۔ احمدی جماعت کے لئے ایسی کتاب فقہ کی اشد ضرورت محسوس تھی۔ اس مین علماء کے اختلافی مسائل فقہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیصلہ کن فتوے درج ہین۔ اس کتاب کی تین جلدین ہین۔ پہلی جلد مین مسائل وضو و تیمم و نماز و روزہ و زکوۃ و حج وغیرہ۔ اور دوسری جلد مین مسائل نکاح و تعدد ازواج وطلاق و رہن و تجارت وغیرہ اور تیسری جلد مین حقیقت ایمان وحقیقت پنج ارکان اسلام کا ترتیب وار ذکر ہے۔ حجم تینون جلدون کا ۲۳۳ صفحہ اور کاغذ سری رام پوری ہے۔ قیمت تینون جلدون کی ایک روپیہ دس آنے مقرر ہے اس کتاب کے سارے مضامین کی فہرست علیحدہ بھی چھپی ہے مجموعہ فتاوی احمدیہ کی تینون جلدین بصیغہ وی پی بقیمت عہ؎ مولوی محمد افضل خان احمدی چنگوی سے۔ ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیال تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی سے ملسکتی ہین۔

مجموعہ فتاوی احمدیہ کے متعلق حضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نور الدین صاحب کی رائے۔

مینے مجموعہ فتاوی کی تینون جلدون کو پڑھا ہے اس مین اختلاف تو نہین مگر کتب فقہا کے دیکھنے والے کتب احادیث کے مطالعہ والے جانتے ہین کہ خفیف جزوی۔ نہ اختلاف کیا وجود رکھتا ہے۔ بہرحال کتاب قابل ملاحظہ ہے۔

نور الدین

ترکیب بند

(جو ابو یوسف مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی نے دردناک آواز سے حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پڑھی)

در مدح مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بند اوّل

اے مہدیٔ زمان و مسیحِ پیمبرم / نقدِ دلم بگیر کہ عشقِ تو مے خرم

ہست آرزوئے دل کہ بعشقِ تو جان رود / مقصودِ جاں ہمین کہ براہت رود سرم

حقا کہ با عقوبتِ دوزخ برابر است / مہجوریٔ تو اے شہِ والا بخاطرم

استادہ ام بعذرِ گناہِ مفارقت / افتادہ بہرِ عفو عطائے تو بر درم

تاریکیٔ ضلال درونم سیاہ کند / پروانہ وش بشمعِ رخِ انورت پرم

جانم گداخت از غم و اندیشۂ معاد / باشد کہ گل شود ز نسیمِ تو اخگرم

باشد کہ یک نظر بسوئے زار بنگری / باشد کہ ساعتے رخِ پاکِ تو بنگرم

من ہدیۂ سلامِ پیمبر رسانمت / تو سایۂ عطوفت و شفقت بگسترم

اے مقتدائے امتِ احمد شفیعِ خلق / اے شہسوارِ دینِ متینِ منورم

دامانِ تو گرفتہ بدستِ تو دادہ دست / گویم بصدقِ دل کہ غلامم تو کمترم

آوارہ بودم و در دولت شناختم
مقصودِ جان و قبلۂ حاجات ساختم

بند دوم

دیوانہ وار سوئے سرائے تو آمدم / اے دلربائے من بہوائے تو آمدم

از فرطِ ہجر و طولِ زمانِ مفارقت / شرمندہ دل بشوقِ لقائے تو آمدم

درماندہ و نزار و مریضِ شکستہ دل / با صد امید بہرِ دوائے تو آمدم

چون طالبِ رضائے خداوندِ عالمی / زین رو بجستجوئے رضائے تو آمدم

رائت فرازِ عسکرِ احمد توئی شہا / بہرِ پناہ زیرِ لوائے تو آمدم

چشمم چو سرمہ سائے سوادِ رقیم است / پروانہ وش بشمعِ ضیائے تو آمدم

چون آفتابِ صدق و ذکائے رسالتی / چون ذرہ پیشِ مہرِ عطائے تو آمدم

تو پیشوائے امتِ احمد رسیدۂ / لبیک بر زبان بصدائے تو آمدم

ختم الرسل جنابِ محمدؐ مدیحِ تست / من کیستم کہ بہرِ ثنائے تو آمدم

برلب ثناء و در دلِ مضطر صد آرزو / با چشمِ تر حریصِ دعائے تو آمدم

اے ناسخم بچشمِ عنایت ببین مرا
بہرِ دعائے خیر بخلوت نشین مرا

بند سوم

تو پاسبانِ امتِ احمد رسیدۂ / در گلستانِ صدق گلِ نو دمیدۂ

تو مہبطِ کلام و زبانت شفائے دل / شہدِ علومِ وحیِ نبوت چشیدۂ

حیران طیورِ قدس ز بالا پریدنت / بر ذروۂ سمائے رسالت پریدۂ

با تو سابقت چہ مجالِ دلاوران / ہمہ را گذاشتی تو چہ چابک دویدۂ

آنکس کہ دستِ جور بقرآن دراز کرد / با صد عتاب دست و زبانش بریدۂ

آنکس کہ ہرزہ گفت بشانِ رسولِ پاک / آن را ہزار پردۂ عصمت دریدۂ

ہموارہ آشیانِ تقدس مقامِ تو / پیوستہ بوئے عطرِ طہارت شمیدۂ

آیاتِ صدقِ تست بر ارض و سما پدید / آوازۂ ظفر ز ملائک شنیدۂ

مدحِ تو شرحِ حسن و جمالِ محمد است / گر غرفۂ بروزنی سر کشیدۂ

ہموارہ ہمرکابِ تو صد نصرتِ خدا است / دشمن بپا ستادہ مقابل ندیدۂ

فتح و ظفر بہ پیشِ تو چاکر ستادہ اند
کروبیان بپا سرِ طاعت نہادہ اند

بند چہارم

برتر ز عقل و فہم بلندیِ شانِ تست / عرشِ عظیمِ حضرتِ ایزد مکانِ تست

تو فاتحِ خزائنِ اسرارِ مصحفی / مفتاحِ صد علومِ حقیقت بیانِ تست

تو شہسوارِ دینِ متینِ محمدی / فتح و ظفر ز لشکرِ چابک عنانِ تست

افنارِ منکران و ہلاکِ معاندان / برہانِ راستی و ظہورِ نشانِ تست

آمادہ بہرِ جنگِ عدوئے پیمبری / حکمِ قضاء غریفہ سیفِ زبانِ تست

انفاسِ پاکِ تست حیاتِ خدائیان / بدتر ز مرگِ تلخ پئے دشمنانِ تست

اصلاحِ قوم و نصحتِ اسلام و عونِ خلق / تکریمِ مصطفےٰ ہمہ مقصودِ جانِ تست

کشفِ رموزِ حکمت و علمِ کتابِ حق / اعجازِ انبیا ہمہ نعمائے خوانِ تست

صد گوہرِ نکات بریزی بیک سخن / حقا کہ کانِ لعل و جواہر دہانِ تست

تبلیغِ امرِ ایزد و توحیدِ ذاتِ حق / پیشِ شہنشہانِ جہان ارمغانِ تست

حق گو و حق نما و شجاع و جری توئی
معصوم و متقی و امین و بری توئی

بند پنجم

اے راحت و قرارِ دلِ عاشقانِ زار / استادہ پیشِ روئے تو صد جان جان نثار

در گلستانِ احمدِ مختار آن گلی / گلہا فدائے رنگ و بہارت ہزار وار

شرمندہ از جمالِ جہانتابِ تو چمن / شوریدہ از بہارِ تو گلہائے نوبہار

مقصودِ جانِ خستۂ عشاق آمدی / قربانِ روئے تست دل و جانِ ہر نگار

حبِ تو ہست رونقِ ایمان و معرفت / ہست از دیادِ کفر و ضلالت بتو نفار

مقبولِ بارگاہِ خدائے رحیم تست / ہر کس کہ شد بطاعتِ فرمانت استوار

حق بین و حق پسند شناسد مقامِ تو / صدقِ تو از جبینِ ہمایونت آشکار

شمس و قمر گواہِ صداقت ستادہ اند / این پاسبانِ شب شدہ آن چاکرِ نہار

اے شاہِ دین جنابِ رسالتمآبِ تو / شد ملجا و پناہِ حزینانِ دل فگار

اسلامیان بغیرِ قدومِ مبارکت / بودند خوار خستہ پریشان بے قرار

ہموارہ باد فیضِ عنایاتِ وجودِ تو
پیوستہ باد ظلِ مبارک وجودِ تو

بند ششم

اے بندہ پرورم شہِ عالی سخن توئی / باغ و بہارِ احمد و سرو و چمن توئی

اے رونقِ ریاضِ رسالت بباغِ دین / نسرین و لالہ نسترن و یاسمن توئی

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر یا مجھ سے خریدو

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸/

الوصیّۃ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲/

طریقہ احمدیہ مصنفہ اکمل آف گولیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز روزے کے مسائل کا بالدلائل ذکر ہے صرف ۲۵ جلدیں باقی ہیں۔ قیمت فی جلد ا/

غلامی و عصمت انبیاء ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے با جازت صدر انجمن احمدیہ بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۶/

البرہان الصریح فی تائید المسیح مصنفہ خلیفہ رشید الدین صاحب ... [illegible] قیمت ...

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ا/

در ثمین مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس کی آجتک کی نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظمیں ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔
قیمت مجلد ۸/ غیر مجلد ۶/

حیرت کی حیرانی مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ کی تائید میں۔ قیمت فی جلد ۹/

نظم مستورات مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۰/

جام شہادت مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۰/

کاسر احمدی مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکے پنجابی نظم۔ قیمت ۰/

آنہ ڈکشنری طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ا/

کاسر احمدی الاؤ داؤ والے۔ قیمت ۰/

سراج الحق مصنفہ پیر سراج الحق صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رُو سے بہت سی لطیف باتیں لکھی ہیں قابل دید ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ا/

شہادت آسمانی مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی سلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۶/

رویائے صالحہ مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ اُن نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود کے لئے ضروری ہیں قیمتہ ۴/

مجموعہ ازالۃ الوسواس مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور چکڑالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمتہ ۴/

السر المکتوم مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی بدلائل تائید۔ قیمت ۵/

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ا/

لیکچر لاہور جو حضرت مسیح موعود نے ایک بڑے مجمع لاہور میں اسلام کی خوبیوں پر دیا۔ قیمت ۲/

اختیار الاسلام مصنفہ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نومسلم آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے بھیدی کی تحریر۔ قابل دید ہے۔ حصہ سوم قیمت ۷/

فتح الدین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ا/

ضرورت نکاح

۵۔ مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶۔ پیر محمد یوسف عمر ۲۳ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آئے ہوئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت

۹۔ گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گوجرات۔ گجرانوالہ سیالکوٹ جہلم وغیرہ اضلاع پنجاب میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات پنجاب

۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدیں شرائط لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مڈل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم ن۔ و۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

دوڑو دوڑو کہ وقت جاتا ہے۔

یعنی کتاب بول چال عربی قریب ۳۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی اور اس کے مقابل والے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا قیمت عہ مگر جو صاحب پیشگی قیمت بھیجدینگے اُن سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے فی الحال دو نقد سات عدد کتابیں مندرجہ ذیل جو ایکروپیہ کی قیمت کی ہیں بالکل مفت بطور انعام روانہ کی جاوینگی۔ حتےٰ کہ محصولڈاک بھی خریدار کے ذمہ نہو گا چونکہ کتاب بول چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے اس لئے یہ رعایت گوارا کیگئی ہے اس صورت میں اصل کتاب ہی مفت ہاتھ لگتی ہے کیونکہ خریدار سردست ہی ایکروپیہ قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتا ہے ورنہ بعد طبع کتاب بول چال عربی ہی صرف ایکروپیہ آٹھ آنہ میں ملیگی سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایکروپیہ آنے پر روانہ کی جاوینگی وہ یہ ہیں۔ سلاسل التعلیم۔ سلاسل الفضائل مترجم اردو۔ الاستخلاف۔ قرآن کریم کی دعائیں منظوم۔ احمدی کا من چیٹھی مسیح عکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں وی پی عہ اور کمیشن اور لگیگا کتابوں پر ٹکٹ بہر حال ہم لگائینگے کتابیں مفت روانہ ہونگی اور ایکروپیہ ان کا بطور امانت پیشگی جمع رہیگا۔ فٹ نوٹ۔ یاد رہے۔ کہ سردست دو سو درخواست آجانے پر یہ رعایت بند ہو جاویگی۔

المشتہر

سید محمد عبد الحی عرب قادیان ضلع گورداسپور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔